دخل اندوزی کی وجہ سے صوبہ سرحد مہاجروں کے مسئلہ سے دوچار رہے یہی کیفیت بلوچستان کی ہے۔

مختلف الخیال علماء کے پانچ رکنی وفد میں تازہ بلوچستان کی زیارت نصیب ہوئی۔ کوئٹہ چمن، پشین، لورالائی، مستونگ، خضدار، قلات اور نوشکی جیسے اہم شہروں میں جانا ہوا مختلف مکاتیب کے علماء سے خصوصاً اور عوام اور متوسط طبقوں سے عموماً ملاقاتیں ہوتیں ملکی تحفظ اور اتحاد کے سلسلہ میں ان سے باتیں ہوتیں۔ بحمد اللہ ہم نے ان کو دوسرے صوبوں کے لوگوں سے ملکی سالمیت کی خواہش میں کم نہ پایا، دینی امور میں تو وہ ایسے راسخ العقیدہ مسلمان ہیں کہ دوسرے صوبوں میں ایسے کم ملیں گے اب تو حکومت کی طرف سے بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی کی اسکیمیں عمل میں آرہی ہیں۔ ان کی وجہ سے اقتصادی بدحالی کی شکایت بھی جلد جاتی رہے گی۔

بلوچستان میں دینی مدارس کا جال بچھایا گیا ہے۔ ہر جگہ اچھے مدارس قائم ہیں۔ کوئٹہ کو چھوڑ کر لورالائی، مستونگ، قلات، خضدار اور نوشکی میں بڑے بڑے مدارس آباد نظر آئے۔ ایک بات جس نے ہمیں بڑا متاثر کیا یہ تھی کہ بلوچستان کے مختلف مکتبہ فکر کے علماء میں کوئی اختلاف اور بحث وتمحیص دیکھنے میں نہیں آیا یہ ان کی عالی ہمتی صداقت اور جذبہ ایمانی کی دلیل ہے۔ ہمارے وفد کا بھی اصلی مقصد یہی تھا کہ ملکی اتحاد اور سالمیت کے لئے علماء کرام اپنے نظریاتی اختلافات کو عوام کے سامنے آنے نہ دیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں روزانہ دس بارہ تقاریر کرنی پڑتی تھیں اور دورہ نہایت کامیاب رہا۔